مطالعہ حدیث کورس

پسندیدہ اخلاق

www.KitaboSunnat.com

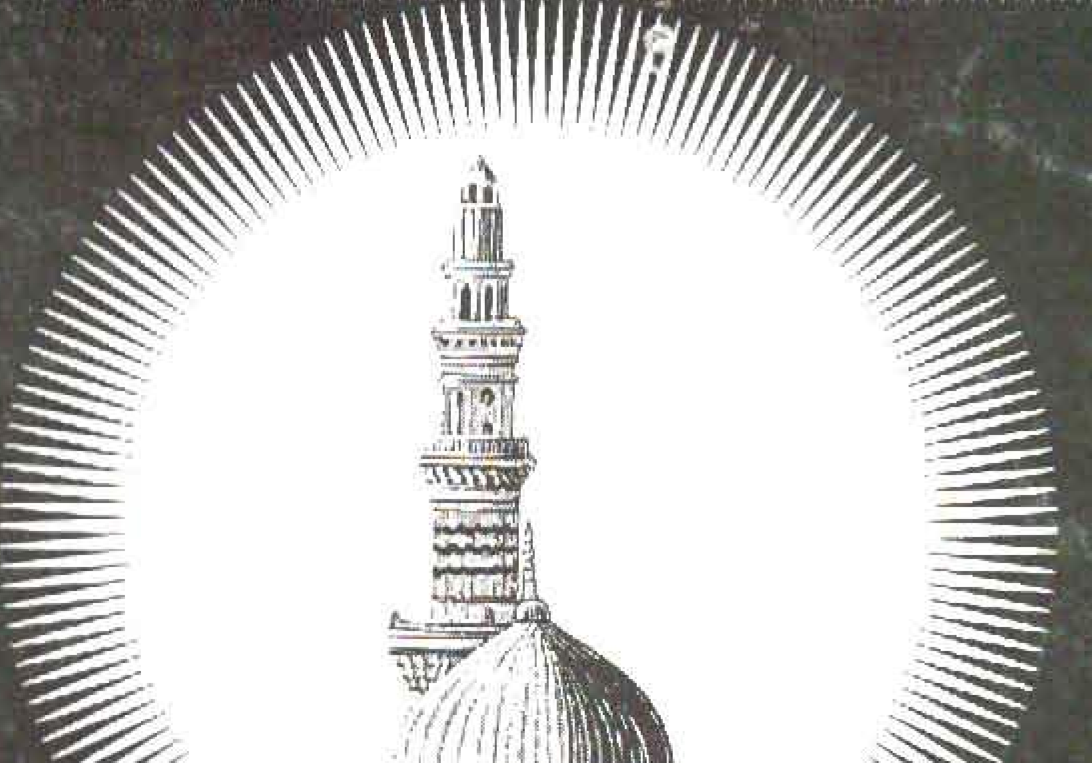

13

دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com
www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

مطالعہ حدیث - (خط و کتابت کورس)

یونٹ (13) پسندیدہ اخلاق

شعبہ اسلامی خط و کتابت کورسز

دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی

پوسٹ بکس نمبر 1485 اسلام آباد

فون: 9261751-54

فیکس: 261648, 250821

ای میل: dawah@isb.compol.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام کورس	....	مطالعہ حدیث
یونٹ نمبر	....	13
مؤلف	....	مولانا حبیب الرحمان
ناشر	....	دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد، پاکستان
مطبع	....	ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد
سن اشاعت	....	2000ء - 1421ھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

صفحہ نمبر	مضامین
	پیش لفظ
۷	تعارف
۸	آیات قرآنی
۹	احادیث نبوی
۹	اسلام میں اخلاق کی اہمیت
۹	ایمان اور اخلاق کا تعلق
۱۰	اسوہ نبوی ﷺ
۱۱	اخلاق حسنہ کی نصیحت
۱۱	انفرادی اخلاق
۱۳	ایمان اور صبر
۱۴	مومن کی ہر حالت اچھی ہے
۱۴	تکلیف کے وقت نبی ﷺ اور حضرت فاطمہؓ کا اسوہ حسنہ
۱۶	شکر
۱۷	عفوودرگزر
۱۹	نرمی اور شفقت
۲۲	سخاوت وفیاضی
۲۳	سچائی کی اہمیت
۲۴	تواضع وانکساری
۲۵	تقویٰ کا اعلیٰ مقام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متقیانہ زندگی	۲۶
وسائل وذرائع کی پاکیزگی	۲۷
حرام کمائی کے نقصانات	۲۷
مرکز تقویٰ	۲۸
علامت تقویٰ	۲۹
متقی لوگوں کی پہچان	۲۹
تقویٰ میں غلو	۳۰
ضرورت سے زیادہ دنیوی اسباب ووسائل نہ جمع کرنے کی تلقین	۳۰
میانہ روی	۳۳
مستقل مزاجی	۳۳
توکل	۳۴
توکل کا نمونہ	۳۵
خلاصہ	۳۶
ا۔ اسلام کا نظام اخلاق	
ب۔ عملی زندگی پر اثرات	
فہرست مراجع	۳۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش لفظ

انیسویں اور بیسویں صدی میں غیر مسلم اور مسلم مستشرقین کے ذہن جن بنیادی مسائل کے حل میں مصروف رہے ان میں حدیث کی تاریخی اور تشریعی حیثیت بنیادی اہمیت رکھتی ہے۔ ان کی یہ دلچسپی ایک لحاظ سے ان کے پیش رو مستشرقین کی سرگرمیوں میں اضافہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ اب تحقیق کا موضوع سابقہ محققین کی طرح شخصیت اور ذات رسول صلی اللہ علیہ وسلم یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عائلی زندگی، غزوات اور سیاسی اصلاحات کے بارے میں سوالات اٹھانا اور شکوک و شبہات کو پیدا کرنا نہ رہا بلکہ اب خود حدیث، اس کی جمع و تدوین، اس کی ثقاہت اور تاریخی و تشریعی حیثیت کو بنیادی موضوع بنایا گیا چنانچہ Guillau me, Goldzeha اور sehacht نے دین اسلام کے دو بنیادی ماخذ میں سے ایک کو موضوع تحقیق بناتے ہوئے مغربی ذرائع علم اور اپنے زیر تربیت مسلم محققین کو بڑی حد تک یہ بات باور کرا دی کہ حدیث کی حیثیت ایک غیر معتبر تاریخی بلکہ قیاسی بیان کی سی ہے، اس میں مختلف محرکات کے سبب تعریفی و توصیفی بیانات کو شامل کر لیا گیا ہے اور بہت سی گردش کرنے والی افواہوں کو جگہ دے دی گئی ہے۔ ان انتہا پسندانہ تصورات کے ساتھ ساتھ یہ اہتمام بھی کیا گیا ہے کہ بعض اصطلاحات حدیث (مثلاً صحیح، حسن، ضعیف) کا اس طرح ترجمہ کر کے پیش کیا گیا جس سے تاثر بنے کہ احادیث کے مجموعوں میں گویا ہر قسم کی سنی سنائی کہانیاں اور قصے شامل ہیں۔

ان تمام غلط فہمیوں اور بعض اوقات شعوری طور پر گمراہ کرنے کی ان کوششوں سے یہ نتیجہ نکالنا مقصود تھا کہ دینی علوم سے غیر متعارف ذہن اس نہج پر سوچنا شروع کر دیں کہ ایک مسلمان کے لیے زیادہ محفوظ یہی ہے کہ وہ قرآن کریم پر اکتفا کر لے اور حدیث کے معاملہ میں پڑ کر بلاوجہ اپنے آپ کو پریشان نہ کرے۔ اسی گمراہ کن طرز عمل کے نتیجہ میں بعض حضرات اپنے آپ کو اہل قرآن کہنے لگے۔

ہمارے خیال میں یہ دین اسلام کی بنیادوں کو نقصان پہنچانے کی ایک سوچی سمجھی حکمت عملی تھی۔ اس غلط فکر کی اصلاح الحمد للہ امت مسلمہ کے اہل علم نے بروقت کی اور اعلیٰ تحقیقی و علمی سطح پر ان شکوک و شبہات کا مدلل، تاریخی اور عقلی جواب فراہم کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعوۃ اکیڈمی کی جانب سے مطالعہ حدیث کورس ایک ایسی طالب علمانہ کوشش ہے جس میں مستند اور تحقیقی مواد کو سادہ اور مختصر انداز سے ۲۴ دروس (Units) میں مرتب کیا گیا ہے اس میں جن موضوعات سے بحث کی گئی ہے ان میں :

مفہوم و معنی	مصطلحات
تاریخِ تدوین	عقائد
ارکان اسلام	اخلاقی تعلیمات

وغیرہ شامل ہیں۔

ہماری کوشش ہے کہ ان دروس کے ذریعے سے زیادہ سے زیادہ افراد تک پہنچ سکیں اور مستند اسلامی مآخذ کی مدد سے ان شکوک و شبہات کا ازالہ کریں جو بعض مستشرقین نے پھیلائے ہیں اور علوم حدیث یا حدیث کے بارے میں مثبت اور مصدقہ معلومات ان طالبان علم تک پہنچائیں جو باقاعدہ دینی مدارس و جامعات میں حدیث کے موضوع پر تعلیم و تحقیق کے لیے وقت نہیں نکال سکتے۔

ان دروس کو معروف و مستند عالم دین مولانا حبیب الرحمٰن ریسرچ فیلو، شریعہ اکیڈمی اسلام آباد نے تحریر کیا ہے۔ تمام دروس پر دعوۃ اکیڈمی کے محققین مولانا رضا احمد صاحب اور مولانا محمد احمد زبیری صاحب نے دیدہ ریزی کے ساتھ نظر ثانی کی ہے اور ان کی اردو ادارت کے فرائض دعوۃ کے ایڈیٹر جناب محمد شاہد رفیع نے انجام دیئے ہیں۔ ان دروس کی تیاری میں شعبہ تحقیق کے سربراہ ڈاکٹر محمد جنید ندوی صاحب کی شبانہ روز محنت یقیناً لائق تحسین ہے۔ ہمیں امید ہے کہ دعوت دین کی یہ کوشش بارگاہ الٰہی میں مقبول ہوگی اور دین کی تعلیم کے فہم میں آسانی پیدا کرے گی۔

ان دروس میں جن موضوعات سے بحث کی گئی ہے ان پر متعلقہ حوالے بھی درج کر دیئے گئے ہیں تاکہ طالبان علم براہ راست ان مصادر کا مطالعہ بھی کر سکیں۔ ہر یونٹ کے ساتھ سوالات بھی درج ہیں جن کے جوابات کو جانچنے کے بعد دعوۃ اکیڈمی کورس مکمل کرنے والوں کو سرٹیفیکیٹ جاری کرے گی۔ اس سلسلہ میں آپ کے مشورے اور تنقید و تبصروں سے ہمیں ان اسباق کو مزید بہتر بنانے میں غیر معمولی امداد ملے گی اس لیے بلا تکلف اپنی رائے، تنقید و مشورے سے ہمیں مطلع کریں۔

پروفیسر ڈاکٹر انیس احمد
ڈائریکٹر جنرل
دعوۃ اکیڈمی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعارف

یہ مطالعہ حدیث خط و کتابت کورس کا تیرہواں یونٹ ہے' اس کا موضوع ''پسندیدہ اخلاق'' ہے۔

اس یونٹ میں اسلام کے بنیادی اخلاقیات' اسلام میں اخلاق کی اہمیت' اسوہ نبوی' ضبطِ نفس' سلیقہ و صفائی' ثابت قدمی و مستقل مزاجی اور حسن سلوک کے عنوانات کے تحت احادیث جمع کی گئی ہیں اور اختصار کے ساتھ ان کی وضاحت بھی کی گئی ہے۔

انسانی زندگی کے بعض اوصاف ایسے ہیں جن پر انسان کے اخلاقی وجود کی اساس قائم ہے اور جو دنیا میں کامیابی کے لیے ناگزیر ہیں' تاریخ گواہ ہے کہ مادی وسائل کی انتہائی کمی کے باوجود مسلمان ہمیشہ اخلاقی طاقت کے زور سے غلبہ حاصل کرتے رہے ہیں۔ جس چیز کو ہم اسلامی اخلاقیات سے تعبیر کرتے ہیں اس سے مراد ایمان' اسلام' تقویٰ اور احسان ہے اس کے علاوہ سچائی انصاف' ہمدردی' فیاضی وغیرہ تو بنیادی انسانی اخلاقیات ہیں جو دنیا کی جس قوم میں بھی پائی جائیں گی وہ کامیاب ہو گی۔ اسلام کا یہ پہلا امتیاز ہے کہ وہ بنیادی انسانی اخلاقیات کو ایک صحیح رخ دیتا ہے جس سے وہ سراپا خیر بن جاتی ہیں' دوسرا امتیاز یہ ہے کہ وہ انہیں مزید مستحکم کرتا ہے اور تیسرا امتیاز یہ ہے کہ یہ تعلیمات انسان کو شرف کی انتہائی بلندیوں پر پہنچا دیتی ہیں اور ان کی بدولت اس کی سیرت و کردار میں پاکیزگی پیدا ہو جاتی ہے۔

اس یونٹ کے ذریعہ آپ اسلام کے نظام اخلاق کا مطالعہ کریں گے اور آپ پر اسلامی نظام اخلاق کی اہمیت و فضیلت واضح ہو گی۔ آپ کو یہ بھی معلوم ہو گا کہ اسلام اپنے ماننے والوں کے اندر کس قسم کے اخلاق پروان چڑھانا چاہتا ہے۔ اور ان کی زندگیوں کو کس طرح سنوارنا چاہتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آیات قرآنی

۱۔ قال اللہ تعالی: وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ٥ (القلم ۶۸ : ۴)

”اور بے شک تم اخلاق کے بڑے مرتبے پر ہو۔“

۲۔ وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ (آل عمران ۳ : ۱۳۴)

”جو غصے کو پی جاتے ہیں اور لوگوں کے قصور معاف کر دیتے ہیں۔“

۳۔ خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ ٥ (سورۃ الاعراف ۷ : ۱۹۹)

”اے نبیؐ! نرمی و درگزر کا طریقہ اختیار کرو، معروف کی تلقین کیے جاؤ اور جاہلوں سے نہ الجھو۔“

۴۔ وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ (بنی اسرائیل ۱۷ : ۲۶)

”رشتہ دار کو اس کا حق دو اور مسکین اور مسافر کو اس کا حق۔“

۵۔ وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ٥ (الفرقان ۲۵ : ۶۳)

”رحمٰن کے (اصلی) بندے وہ ہیں جو زمین پر نرم چال چلتے ہیں اور جاہل ان کے منہ آئیں تو کہہ دیتے ہیں تم کو سلام“۔

۶۔ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا (الفرقان ۲۵ : ۷۲)

”اور کسی لغو چیز پر ان کا گزر ہو جائے تو شریف آدمیوں کی طرح گزر جاتے ہیں۔“

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احادیث نبوی

اسلام میں اخلاق کی اہمیت :

عن مالك بلغه قال رسول اللهﷺ بعثت لا تمم مكارم الاخلاق.

(موطا امام مالك :باب حسن الخلق)

''امام مالک رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ان کو یہ خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: '' مجھے مکارم اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہے۔''

مفہوم :

۱۔ مکارم اخلاق سے مراد وہ بہترین اخلاقی تصورات' اصول اور اوصاف ہیں جن پر ایک پاکیزہ انسانی زندگی اور ایک صالح انسانی معاشرے کی بنیاد قائم ہو۔

۲۔ مکارم اخلاق کی تکمیل سے مراد یہ ہے کہ حضور ﷺ سے پہلے انبیاء علیہم السلام اور ان کے صالح متبعین مختلف اوقات میں اور مختلف قوموں اور ملکوں میں اخلاقی فضائل کے مختلف پہلوؤں کو اپنی تعلیم سے نمایاں کرتے رہے اور اپنی عملی زندگیوں میں ان کے بہترین نمونے بھی پیش کرتے رہے 'مگر کوئی ایسی جامع شخصیت اس وقت تک نہ آئی تھی جس نے انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں سے متعلق اخلاق کے صحیح اصولوں کو مکمل طور پر بیان کیا ہو اور پھر ایک طرف خود اپنی زندگی میں ان کو برت کر دکھایا ہو اور دوسری طرف ایک سوسائٹی اور ریاست کا نظام بھی انہی اصولوں کی بنیاد پر قائم اور چلا کر عملی نمونہ پیش کر دیا ہو۔ یہ کام باقی تھا جسے انجام دینے کے لیے آپ ﷺ بھیجے گئے۔

۳۔ نبی ﷺ خود اس کام کو اپنی بعثت کا اصل مقصد بتا رہے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ آپ ﷺ کا کوئی ضمنی کام نہ تھا کہ آپ ﷺ کا مشن تو کچھ اور ہو اور ضمناً آپ ﷺ نے یہ کام بھی کیا ہو' بلکہ دراصل یہی کام تھا جس کے لیے آپ ﷺ کو بھیجا گیا تھا۔

ایمان اور اخلاق کا تعلق :

عن ابی هريرة قال قال رسول اللهﷺ اكمل المؤمنين ايمانا احسنهم خلقا.

(ابو داؤد' مشكوة: باب حسن الخلق)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: '' مومنوں میں سے ایمان میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کامل تر وہ ہے جو ان میں سے اخلاق میں بہتر ہے۔"

مفہوم :

اس ارشاد میں آپؐ نے اخلاق حسنہ کو کمال ایمان کا مدار قرار دیا ہے۔

عن ابی امامة ان رجلا سال رسول اللهﷺ ما الایمان قال اذا سرتك حسنتك وسائتك سیئتك فانت مؤمن قال یارسول الله فما الا ثم قال اذا حاك فی نفسك شیئ فدعه.

(رواہ احمد، مشکوۃ : کتاب الایمان)

"ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا : ایمان کیا ہے ؟آپ ﷺ نے فرمایا : "جب نیکی تمھیں مسرت بخشے اور بدی تمھیں غم میں مبتلا کر دے تب تم مومن ہو۔" اس نے کہا : یارسول اللہ ﷺ ! گناہ کسے کہتے ہیں ؟ فرمایا : "جب تمھارے دل میں کوئی چیز کھٹکے تو اسے چھوڑ دو۔"

مفہوم :

۱۔ اس حدیث میں نبی ﷺ نے ایمان کی دو علامتیں بتائی گئی ہیں : پہلی یہ کہ آدمی کو نیکی کا کوئی کام کر کے قلبی مسرت حاصل ہو۔ اور دوسری یہ کہ برائی کے ارتکاب سے اس کے دل میں کڑھن اور غم کے جذبات پیدا ہوں۔

۲۔ نیکی اور بدی کا یہ معیار اسی وقت معتبر ہو سکتا ہے جب کہ ضمیر زندہ ہو اور اصل فطرت ماحول کے غلط اثرات اور اپنی بد اعمالیوں سے مسخ نہ ہوئی ہو۔

۳۔ جب ضمیر مردہ ہونے کی وجہ سے اچھائی اور برائی، خیر اور شر میں تمیز ہی ختم ہو جائے تو یہ انتہائی خطرناک اور تباہ کن صورت حال ہے، ایسی صورت میں اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہیے۔

اسوۂ نبوی ﷺ :

عن عبد الله بن عمرو بن العاص قال، لم یكن رسول اللهﷺ فاحشا، ولا متفحشا، وكان یقول، ان من خیاركم احسنكم اخلاقا. **(بخاری و مسلم : باب بدء الخلق)**

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص فرماتے ہیں کہ "رسول اللہ ﷺ نہ تو بے حیائی کی کوئی بات زبان سے نکالتے، اور نہ بے حیائی کا کوئی کام کرتے، اور نہ دوسروں کو برا بھلا کہتے، اور آپ ﷺ فرماتے تھے کہ "تم میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہتر لوگ وہ ہیں جو اخلاق کے اعتبار سے اچھے ہیں۔"

اخلاق حسنہ کی نصیحت :

عن معاذ بن جبل قال، کان اخر ما وصانی به رسول اللهﷺ حين وضعت رجلي في الغرز ان قال، يا معاذ احسن خلقك للناس. (مؤطا امام مالك: باب حسن الخلق)

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن بھیجتے وقت جو آخری وصیت رکاب پر پاؤں رکھتے وقت فرمائی، وہ یہ تھی کہ "لوگوں کے ساتھ بہتر اخلاق سے پیش آنا"۔

مفہوم :

۱۔ استقلال، صبر و ثبات، مقصد سے عشق، خودداری، فیاضی، انصاف، سچائی اور امانت وغیرہ یہ بنیادی انسانی اخلاقیات ہیں اور درحقیقت انسان کی اخلاقی طاقت کا اصل منبع ہیں۔ انسان دنیا میں کبھی کسی مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتا جب تک ان اوصاف کا جوہر اس کے اندر نہ ہو، یہ اوصاف اصل جوہر انسانیت ہیں۔

۲۔ اسلامی اخلاقیات درحقیقت بنیادی انسانی اخلاقیات کی تکمیل کرتی ہیں اور انہیں صحیح رخ پر لگاتی ہیں۔

۳۔ اسلامی اخلاقیات نفس کو خود غرضی، نفسانیت، ظلم اور بے حیائی سے پاک کر کے خدا ترسی، تقویٰ اور حق پرستی کا خوگر بناتی ہیں اور اس کے اندر اخلاقی ذمہ داریوں کا شعور اور احساس ابھارتی ہیں۔

۴۔ اسلامی اخلاقیات اپنے وسیع تر مفہوم میں زندگی کے جملہ شعبوں پر حاوی ہیں اور زندگی کے ہر معاملہ میں حسن اور پاکیزگی پیدا کرتی ہیں۔

انفرادی اخلاق :

عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول اللهﷺ ليس الشديد بالصرعة انما الشديد من يملك نفسه عند الغضب (صحيح مسلم، مشكوٰة : باب الغضب والكبر)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "پہلوان وہ نہیں ہے جو (حریف کو میدان میں) پچھاڑ دے، بلکہ پہلوان وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس کو قابو میں رکھے۔"

مفہوم :

۱۔ غصہ انسان کی ایک تباہ کن کمزوری ہے، شیطان اسی قسم کے ہتھیاروں سے خیر کی راہ مارنے اور انسانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوششوں کو بھلائی سے برائی کی طرف موڑنے اور معاشرے میں فساد ڈلوانے کا کام لیتا ہے۔

۲۔ تلخ اور ناگوار باتوں کے جواب میں اپنے نفس پر قابو پا کر تحمل سے کام لینا کامیابی کی کلید ہے' دین کی خدمت اور معاشرہ میں اصلاح کا فریضہ سرانجام دینے والے افراد کے لیے یہ نہایت ضروری ہے کہ وہ مشتعل مزاج نہ ہوں بلکہ ٹھنڈے دل کے ساتھ ہر قسم کے حالات کا مقابلہ کریں۔

عن ابی ہریرۃ ان رجلا قال للنبیﷺ اوصنی قال لا تغضب' فردد ذالك مرارا قال لاتغضب . (بخاری: کتاب الادب)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے درخواست کی' مجھے نصیحت کیجیے۔آپ ﷺ نے فرمایا: "غصہ نہ کیا کرو"۔ یہ نصیحت آپ ﷺ نے بار بار دہرائی :کہ "غصہ نہ کیا کرو"۔

مفہوم :

۱۔ عموماً نبی ﷺ اس کمزوری کی طرف توجہ دلاتے تھے جو مخاطب میں زیادہ ہوتی تھی۔

۲۔ حدیث سے اصلاح کا ایک اہم اصول یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ کے حالات کی صحیح تشخیص کر کے اس کے مطابق اسے نصیحت کی جائے۔ تاکہ نصیحت زیادہ کارگر ہو۔

عن انس ان رسول اللہﷺ قال ثلث من اخلاق الایمان من اذا غضب لم ید خلہ غضبہ فی باطل' ومن اذا رضی لم یخرجہ رضاہ من حق ومن اذا قدر لم یتعاط ما لیس لہ (المعجم الصغیر للطبرانی۔ ص ۳۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تین باتوں کا شمار ایمانی اخلاق میں ہوتا ہے: (۱) جب غصہ آئے تو انسان (مغلوب ہو کر) باطل (کے جوہڑ) میں نہ ڈوب جائے' (۲) جب خوش ہو تو خوشی (کی بہتات) اسے راہ حق سے برگشتہ نہ کردے' (۳) اور جب وہ قدرت واقتدار پائے تو وہ چیز نہ لے جس پر اس کا کوئی حق نہیں ہے۔"

مفہوم :

۱۔ "ایمانی اخلاق" سے مطلب یہ ہے کہ یہ تینوں امور ایمان کے بنیادی تقاضوں میں شامل ہیں' ان کے بغیر ایمان کا اصل جوہر ہی باقی نہیں رہتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ غصہ اور حد درجہ خوشی کی کیفیت اور اقتدار انسانی زندگی سے اعتدال اور توازن کو چھین لیتے ہیں' اور یہی بگاڑ کا اصل سبب ہے۔

۳۔ دنیا کے حالات کو قرآن و سنت کے دیئے ہوئے نقشے پر درست کرنے کے لیے فکر و عمل میں توازن' توسط اور اعتدال ناگزیر ہے۔

ایمان اور صبر :

قال تعالی: اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ (الزمر ۳۹ : ۱۰)

''صبر کرنے والوں کو ان کا اجر بے حساب دیا جائے گا۔''

وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ (الشوریٰ ۴۲ : ۴۳)

''البتہ جو شخص صبر سے کام لے اور درگزر کرے' تو یہ بڑی اولوالعزمی کے کاموں میں سے ہے۔''

وقال تعالی: اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ط اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ (البقرۃ ۲ : ۱۵۳)

''صبر اور نماز سے مدد لو' اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔''

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ (محمد ۴۷ : ۳۱)

''ہم ضرور تم لوگوں کو آزمائش میں ڈالیں گے تاکہ تمہارے حالات کی جانچ کریں اور دیکھ لیں کہ تم میں مجاہد اور ثابت قدم کون ہیں''

عن ابی مالک الحارث بن عاصم الاشعری رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ الطھور شطر الایمان والحمد لِلّٰہ تملأ المیزان' وسبحان اللہ والحمد لِلّٰہِ تملان اوتملا مابین السموات والارض' والصلوۃ نور' والصدقۃ برھان' والصبر ضیاء' والقرآن حجۃ لک اوعلیک. کل الناس یغدو فبائع نفسہ فمعتقھا اوموبقھا''. **(مسلم: کتاب الایمان)**

حضرت ابو مالک حارث بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ پاکیزگی نصف ایمان ہے اور **الحمد لِلّٰہِ** کہنا (اعمال کے) ترازو کو بھر دیتا ہے اور **سبحن اللہ و الحمد لِلّٰہ** (دونوں کلمے) میزان عمل کو بھر دیتے ہیں (یا فرمایا) کہ یہ دونوں کلمات زمین اور آسمانوں کے درمیان کے تمام حصہ کو بھر دیتے ہیں اور نماز نور ہے اور صدقہ برہان (دلیل) ہے (دینے والے کے ایمان پر) اور صبر روشنی ہے اور قرآن تیرے لیے یا (بصورت دیگر) تیرے خلاف دلیل ہے' ہر شخص صبح اپنی جان کا سودا کرتا ہے پس (بعض تو) اسے آزاد کرنے والے ہوتے ہیں اور بعض ہلاک کرنے والے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفہوم :

۱۔ یہ حدیث مضامین کے اعتبار سے ایک جامع حدیث ہے جس میں طہارت، ذکر حمد و ثناء، نماز صدقہ، صبر اور قرآن ہر ایک کا مقام و مرتبہ بیان کیا گیا ہے۔

۲۔ جو لوگ قرآنی تعلیمات پر عمل کریں گے قیامت کے دن قرآن ان کے حق میں سفارش کرے گا اور جو اس کی تعلیمات سے انحراف کریں گے قرآن مجید ان کے خلاف اللہ تعالیٰ کی عدالت میں اپنا مقدمہ پیش کرے گا۔

۳۔ صبر وسیع مفہوم رکھتا ہے جس کے بہت سے معانی ہیں یعنی آدمی جلد باز نہ ہو، قلت عزم کا شکار نہ ہو اور مشکلات و مصائب میں ثابت قدم رہنے والا ہو۔

۴۔ اگر کوئی شخص دن نیک کاموں میں گزارتا ہے تو وہ اپنے نفس کو جہنم سے آزاد کر لیتا ہے بصورت دیگر اگر وہ دن کے اوقات میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتا ہے تو اسے ہلاک کر دیتا ہے۔

مومن کی ہر حالت اچھی ہے :

عن ابی یحیی صهیب بن سنان رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ : عجبا لامر المؤمن ان امره کله له خیر ولیس ذلك لاحد الا للمؤمن: ان اصابته سرآء شکر فکان خیراً له، وان اصابته ضراء صبر فکان خیراً له.　　(مسلم: کتاب الزهد)

حضرت صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے اور درحقیقت اس کی تو ہر حالت اچھی ہے، مومن کے لیے ہی یہ بات ہے کہ اگر اسے خوش حالی نصیب ہو پھر وہ شکر کرے تو یہ بھی اس کے لیے بہتر (قابل اجر) ہے اور اگر اسے نقصان دہ معاملہ پیش آئے اور صبر کرے تو بھی اس کے لیے بہتر ہے (اس پر بھی اسے اجر و ثواب ملے گا)۔

تکلیف کے وقت نبی ﷺ اور حضرت فاطمہؓ کا اسوہ حسنہ :

عن انس رضی الله عنه قال لما ثقل النبی ﷺ جعل یتغشاه الکرب فقالت فاطمة رضی الله عنها: واکرب ابتاه فقال: لیس علی ابیك کرب بعد الیوم" فلما مات قالت: یا ابتاه اجاب ربا دعاه، یا ابتاه جنة الفردوس ما واه، یا ابتاه الی جبریل ننعاه، فلما دفن قال فاطمة رضی الله عنها: اطابت انفسکم ان تحثوا علی رسول الله ﷺ التراب؟.　　(بخاری: کتاب الجنائز)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور ﷺ سخت بیمار ہوئے اور آپ پر بے چینی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واضطراب چھانے لگی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اف والد مکرم کی تکلیف: تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ آج کے بعد تیرے باپ کو بے چینی نہ ہو گی' اور جب حضور ﷺ وفات پا گئے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرمانے لگیں۔ اے میرے ابا: جنت الفردوس آپ کا ٹھکانہ ہے' اے میرے باپ۔ جبریل (علیہ السلام) کو ہم آپ کی موت کی خبر دیں گے۔ جب آپ کو دفن کر دیا گیا تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرمانے لگیں: کیا تمہارے دلوں نے گوارا کر لیا کہ تم رسول اکرم ﷺ کے جسم پر مٹی ڈالو۔

مفہوم:

۱۔ یعنی مومن ہر حال میں اللہ کی رحمت کا حقدار ٹھہرتا ہے' جب تکلیف اور مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے تو صبر کرتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں سے نوازتا ہے تو اسے اپنے قوت بازو کا نتیجہ نہیں سمجھتا بلکہ اللہ کا احسان سمجھ کر اس کا شکر ادا کرتا ہے اور اس طرح اللہ کے ہاں صابر اور شاکر بندہ گنا جاتا ہے۔

۲۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نبی ﷺ کی وفات پر یہ بے چینی ایک فطری بات ہے البتہ کوئی بھی خلاف شرع طریقہ ایسے موقع پر اختیار کرنا ناجائز اور حرام ہے مثلاً بال نوچنا' چہرے کو پیٹنا' کپڑے پھاڑنا وغیرہ۔

عن مالك بن سنان الخدرى رضى الله عنه ان ناسا من الانصار سالوا رسول الله ﷺ فاعطاهم ثم سألوه فاعطاهم حتى نفد ما عنده فقال لهم حين انفق كل شي ء بيده ما تكن عندى من خير فلن ادخره عنكم' ومن يستعفف يعفه الله ومن يستغن يغنه الله' ومن يتصبر يصبره الله وما اعطى احد عطاء خيرا و اوسع من الصبر. **(مسلم: كتاب الزكوة)**

مالک بن سنان خدریؓ سے روایت ہے کہ انصار مدینہ کے بعض لوگوں نے نبی ﷺ سے کچھ مانگا تو آپ ﷺ نے انہیں عطا فرمایا۔ پھر مانگا آپؐ نے پھر انہیں دیا یہاں تک کہ آپ ﷺ کے پاس موجود مال ختم ہو گیا جب آپ نے اپنے ہاتھ سے ہر چیز تقسیم فرما دی تو انہیں فرمایا کہ: میرے پاس اگر کچھ مال ہوتا ہے تو میں ہر گز تم سے (روک کر) اسے ذخیرہ کر کے نہ رکھتا اور جو آدمی (سوال سے) بچنا چاہے اللہ تعالیٰ اسے محفوظ رکھے گا اور جو (دنیا کے مال و دولت سے) بے نیازی برتے اللہ تعالیٰ اسے غنی فرما دے گا اور جو شخص ظلم و زیادتی سے اپنے آپ کو روکے گا اللہ تعالیٰ اسے حوصلہ عطا فرمائے گا اور صبر سے زیادہ وسیع اور بہتر عطیہ کسی کو نہیں دیا گیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفہوم :

۱۔ صبر کی صفت اختیار کرنا تو ہر مومن کے لیے ضروری ہے مگر اللہ کی راہ میں کام کرنے والے کو تو ضرور صابر ہونا چاہیے۔

۲۔ صابر آدمی کی خوبی یہ ہے کہ وہ تمام عمر ایک مقصد کے لیے محنت کیے چلا جاتا ہے اور اصلاح خلق کا کام ایسا صبر آزما کام ہے کہ اس صفت کے بغیر کوئی شخص اس سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتا۔

۳۔ صبر کا مفہوم یہ بھی ہے آدمی ہر خوف اور لالچ کے مقابلہ میں راہ راست پر جما رہے' شیطان کی ساری ترغیبات اور نفس کی تمام خواہشات کے علی الرغم اپنا فرض بجالائے۔

شکر :

عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول اللهﷺ الطاعم الشاكر كا لصآئم الصابر . (بخاری: الاطعمة)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کھانا کھانے والا شکر گزار انسان صبر کرنے والے روزے دار کی طرح ہے۔''

مفہوم :

۱۔ جو شخص محسن حقیقی کے بے پناہ احسانات اور انعامات کا دل سے' زبان سے اور اپنے عمل سے شکر بجالاتا ہے اس کا مقام و مرتبہ نفل روزے رکھنے والے کے برابر ہے۔

۲۔ اس حدیث سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ شکر کا مقام اللہ تعالیٰ کے ہاں کتنا بلند ہے۔

عن ابی هريرة قال قال رسول اللهﷺ انظروا الی من هو اسفل منكم ولا تنظروا الی من هو فوقكم فهو اجدر ان لا تزدروا نعمة الله عليكم وفی رواية لمسلم اذا نظر احدكم الی من فضل عليه فی المال والخلق فلينظر الی من هو اسفل منه. (صحیح مسلم: کتاب الزهد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو تم میں سے (مال' جسم اور وجاہت کے اعتبار سے) بالاتر ہیں ان کو نہ دیکھو اور جو تم سے (اس لحاظ) فروتر ہیں ان کو دیکھو۔ اس طرح تم میں یہ صلاحیت پیدا ہو سکے گی کہ تم اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو حقیر نہ سمجھو گے۔'' صحیح مسلم کی ایک روایت ہے: '' جب تم میں سے کسی کی نگاہ ایسے شخص کی طرف اٹھے جو مال اور جسمانی طاقت میں (تم سے) بڑھ کر ہو تو چاہیے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُسے دیکھے جو (اس لحاظ سے) فروتر (کم تر) ہے۔"

مفہوم :

۱۔ شکر در حقیقت احسان شناسی کا نام ہے اور بندے پر سب سے زیادہ احسانات اپنے خالق و مالک کے ہیں اس لیے اس کا فرض ہے کہ وہ سب سے بڑھ کر اسی کا احسان شناس اور قدردان ہو۔

۲۔ اس حدیث میں انسان کے دل میں جذبہ شکر پیدا کرنے کا نہایت قیمتی نسخہ بتایا گیا ہے کہ جب انسان مال جسم اور وجاہت کے لحاظ سے اپنے سے کم تر شخص کو دیکھتا ہے تو فوراً اس کا سر جذبہ شکر سے جھک جاتا ہے لیکن جب انسان مال و دولت اور وجاہت کے لحاظ سے اپنے سے بالاتر کو دیکھتا ہے تو اس میں احساس محرومی جنم لیتا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ دوسروں پر اللہ تعالیٰ کے احسانات ہیں لیکن وہ محروم ہے' اس طرح اس کے دل میں ناقدری کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔

عفوودرگزر :

عن عائشة رضی الله عنها انها قالت للنبیﷺ : هل أتی علیك یوم كان اشد من یوم احد؟ قال: لقد لقیت من قومك و كان اشد ما لقیته منهم یوم العقبة' اذ عرضت نفسی علی ابن عبد یالیل بن عبد كلال فلم یجبنی الی ما اردت فانطلقت وأنا مهموم علی وجهی' فلم استفق الا وانا بقرن الثعالب فرفعت رأسی واذا أنا بسحابة قد اظلتنی ' فنظرت فاذا فیها جبریل علیه السلام فنادانی فقال: ان الله تعالی قد سمع قول قومك لك وما ردّوا علیك ' وقد بعث الیك ملك الجبال لتامره بما شئت فیهم فنادانی ملك الجبال فسلم علی قال: یا محمد ان الله قد سمع قول قومك لك وانا ملك الجبال وقد بعثنی ربی الیك لتأ مرنی بامرك' فما شئت ان شئت اطبقت علیهم الاخشبین. فقال النبیﷺ : بل أرجو ان یخرج الله من اصلابهم من یعبد الله وحده لا یشرك به شیئا. (بخاری و مسلم:باب بدء الخلق)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی علیہ السلام سے عرض کیا کہ کیا کبھی آپ پر اُحد کے دن سے زیادہ سخت دن بھی آیا؟ تو آپؐ نے ارشاد فرمایا: "میں نے تیری قوم کے ہاتھوں بہت تکلیف اٹھائی ہے اور سب سے زیادہ تکلیف مجھے ان سے "عقبہ" کے روز پہنچی۔ جب میں نے اپنے آپ کو (اسلام کی دعوت کی غرض سے) ان میں سے عبد یالیل بن عبد کلال پر پیش کیا (جو اپنی قوم کا سردار تھا) اس نے مجھے میری توقع کے مطابق جواب نہ دیا (اور اس کے بعد جو مجھ پر گذری اسے اللہ ہی بہتر جانتا ہے)۔ پس میں غمگین ہو کر چلا' مقام قرن الثعالب میں پہنچ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر مجھے کچھ اطمینان ہوا۔ وہاں جب میں نے سر اوپر اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ جبریل علیہ السلام ہیں۔ انہوں نے مجھے آواز دی اور کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ نے بیشک آپ کی اپنی قوم کے ساتھ ہونے والی گفتگو اور جو جواب انہوں نے آپ کو دیا سن لیا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف پہاڑوں پر مامور فرشتہ بھیجا ہے تاکہ آپ اسے ان کے بارے میں جو چاہیں حکم فرمائیں۔ پھر مجھے پہاڑوں کے فرشتہ نے آواز دی اور مجھے سلام کہا' پھر کہا اے محمد ﷺ! اللہ تعالیٰ نے آپ کی قوم کی بات سن لی اور میں پہاڑوں کا فرشتہ ہوں اور مجھے آپ کے رب نے آپ کے حکم کی تعمیل کے لیے بھیجا ہے 'اب آپ کیا چاہتے ہیں ؟ اگر چاہیں تو ان کو دو پہاڑوں کے درمیان پیس دوں ؟ نبی ﷺ نے فرمایا ایسا نہیں کرنا' مجھے تو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی نسلوں میں ایسے لوگ پیدا کر دے گا جو صرف اللہ کی عبادت کرنیوالے ہوں گے اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرائیں گے۔

عن عائشة رضی الله عنها قالت: ما ضرب رسول اللهﷺ شیئا قط بیده ولا امرأة ولا خادما الا ان یجاهد فی سبیل الله' ومانیل منه شیء قط فینتقم من صاحبه الا ان ینتهك شیء من محارم الله تعالی فینتقم لِلّٰه تعالی. (بخاری: کتاب حدود)

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی اپنے ہاتھ سے کسی عورت اور کسی خادم کو نہیں مارا سوائے اس کے کہ اللہ کے راستہ میں جہاد کریں (اس میں تو مارنے کا کام ہے ہی) اور ایسا بھی نہیں ہوا کہ آپ کو کسی کی طرف سے تکلیف پہنچی اور آپ نے (اپنی ذات کے لیے) بدلہ لیا ہو۔ ہاں مگر اللہ کی محترم چیزوں (حرام ٹھہرائی ہوئی) میں سے کسی چیز کی ہتک کی گئی تو پھر اللہ کے لیے انتقام لیتے تھے۔

عن انس رضی الله عنه قال: کنت امشی مع رسول اللهﷺ برد نجرانی غلیظ الحاشیة فادرکه اعرابی فجبذه بردآئه جبذة شدیدة' فنظرت الی صفحة عاتق النبیﷺ و علیه وقد اثرت بها حاشیة البرد من شدة جبذته ثم قال: یا محمد مرلی من مال الله الذی عندك فالتفت الیه فضحك ثم امر له بعطاء. (مسلم: کتاب الزکواة)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جا رہا تھا اور آپ کے اوپر ایک نجرانی چادر تھی جس کے حاشیے (کنارے) موٹے تھے۔ (اس دوران) ایک اعرابی نے آپ کو پکڑ لیا اور آپ کی چادر کو سختی کے ساتھ کھینچا۔ میں نے آپ کے کندھے کی جانب دیکھا تو اس پر چادر کے کنارے کو سختی کے ساتھ کھینچنے کی وجہ سے نشانات پڑ گئے۔ پھر کہنے لگا کہ اے محمد ﷺ تمہارے پاس جو اللہ تعالیٰ کا مال موجود ہے اس میں سے میرے لیے بھی حکم کرو۔ (مجھے بھی دلواؤ) آپ ﷺ اس کی طرف متوجہ ہو کر مسکرائے پھر اسے دینے کا حکم فرمایا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفہوم :

ا۔ انسانیت کے محسن اعظم کا اخلاق بھی ملاحظہ کیجئے اور اپنے گریبان میں منہ ڈال کر سوچئے کہ ہم کس مقام پر کھڑے ہیں' کیا ہی خوب کسی نے کہا

فدا ہوں آپؐ کی کس کس ادا پر ادائیں لاکھ اور بیتاب دل ایک

عن ابن مسعود رضی اللہ عنه قال: کانی انظر الی رسول اللهﷺ یحکی نبیا من الأنبیاء صلوات اللہ وسلامه علیهم ضربه قومه فادموه وهو یمسح الدم عن وجهه ویقول: اللهم اغفر لقومی فانهم لا یعلمون. (بخاری : کتاب الانبیاء)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اب بھی رسول اللہ ﷺ کو انبیاء علیہم السلام میں سے ایک نبی کا واقعہ بیان فرماتے ہوئے دیکھ رہا ہوں جسے اس کی قوم نے مار مار کر لہولہان کر دیا تھا اور وہ نبی اپنے چہرے سے خون صاف کرتے تھے اور فرماتے تھے ''اے اللہ میری قوم سے درگزر فرما کیونکہ یہ میرے مقام کو جانتے نہیں۔''

مفہوم :

ا۔ عفو و درگزر ایک زبردست اخلاقی قوت ہے۔ اس کی کاٹ تلوار کی کاٹ سے بڑھ کر اور اس کا سرمایہ سیم وزر کی دولت سے گراں تر ہے۔

۲۔ یہ صفت عالی ظرفی اور فراخی حوصلہ کا تقاضا کرتی ہے۔

۳۔ درحقیقت فی سبیل اللہ کام کرنے والوں کی قوت کا اصل راز ہی یہ ہے کہ وہ لوگوں کی غلطیوں کو معاف کر دیتے ہیں' اور ان کی زیادتیوں سے درگزر کرتے ہیں اور اپنی ذات کے لیے کسی سے انتقام نہیں لیتے' یہی انبیاء کا شیوہ رہا ہے اور آنحضور ﷺ میں یہ اخلاقی وصف بدرجہ اتم موجود تھا۔

نرمی اور شفقت :

عن ابی زید اسامة بن زید ابن حارثة مولی رسول اللهﷺ وحبه و ابن حبه رضی الله عنهما قال: ارسلت بنت النبیﷺ ان بنی قد احتضر فاشهدنا فارسل یقرئ السلام و یقول: ان لله ما اخذ وله ما اعطی وکل شیء عنده باجل مسمی فلتصبر ولتحتسب فارسلت الیه تقسم علیه لیا تینها' فقام ومعه سعد بن عبادة ومعاذ بن جبل' وابی بن کعب' وزید بن ثابت ورجال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رضی اللہ عنہم ' فرفع الی رسول اللہﷺ الصبی فاقعدہ فی حجرہ و نفسہ تقعقع' ففاضت عیناہ فقال سعد: یا رسول اللہ ما ھذا؟ فقال: ھذہ رحمۃ جعلھا اللہ تعالی فی قلوب عبادہ" وفی روایۃ: فی قلوب من شآء من عبادہ وانما یرحم اللہ من عبادہ الرحمآء (مسلم: کتاب الجنائز)

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام کے بیٹے اور آپ ﷺ کے محبوب اور آپ کے محبوب کے محبوب حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی بیبٹی نے آپ کے پاس پیغام بھجا کہ میرا بیٹا قریب المرگ ہے لہذا آپ ہمارے ہاں تشریف لائیں۔ تو آپ ﷺ نے حضرت اسامہؓ کے ذریعے جواباً پیغام بھجا کہ وہ سلام کہتے ہیں اور فرمارہے ہیں کہ جو اللہ تعالیٰ نے لے لیا وہ اسی کا تھا اور جو اس نے دیا وہ بھی اسی کا ہے اور اللہ کے ہاں ہر چیز کا ایک وقت مقرر ہے۔ تو تمہیں صبر کرنا چاہیے اور ثواب کی امید رکھنی چاہیے۔ مگر بیبٹی نے پیغام بھجا اور قسم دیتے ہوئے کہا کہ آپ میرے ہاں ضرور تشریف لائیں تو آپ ﷺ اور آپ کے ساتھ سعد بن عبادہ اور معاذ بن جبل اور ابی بن کعب اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم اور باقی لوگ چلنے کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے۔ (گھر پہنچے) تو بچہ آپ ﷺ کے پاس لایا گیا۔ آپ ﷺ نے اس کو اپنی گود میں بٹھایا اس وقت اس پر جان کنی کا عالم طاری تھا آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے۔ (یہ کیفیت دیکھ کر) حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ یہ کیا ہے (آپ تو صبر کا حکم فرماتے ہیں) تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ (اشکبار ہو جانا) اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے جو اس نے اپنے بندوں کے دلوں میں (اور ایک روایت کے مطابق) اپنے بندوں میں سے جن کے دلوں میں چاہا پیدا فرمادی ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اپنے رحم کرنے والے بندوں پر ہی رحم کرتا ہے۔

مفہوم :

۱۔ رقت قلبی اور شفقت کا وصف بھی اللہ تعالیٰ کی خاص توفیق ہی سے ملتا ہے اور سنگ دل اللہ کی رحمت سے محروم رہتا ہے۔

۲۔ کسی مرنے والے پر غم سے آنکھوں کا اشکبار ہونا صبر کے منافی نہیں ہے بلکہ یہ انسانی فطرت ہے، نرمی اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کا مظہر ہے۔

۳۔ اسلام دین فطرت ہے اور ایسی کوئی تعلیم نہیں دیتا جس میں انسان کو اپنی فطرت سے جنگ کرنا پڑے۔

عن ابن عباس رضی اللہ عنھما قال قال رسول اللہﷺ لا شج عبد القیس: ان فیک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خصلتین یحبهما الله: "الحلم والاناة. **(مسلم: کتاب الایمان)**

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اشج عبدالقیس سے ارشاد فرمایا "واقعی تم میں دو خصلتیں ایسی ہیں جو اللہ کو محبوب ہیں۔ بردباری اور وقار"

عن عائشة رضی الله عنها قالت قال رسول الله ﷺ ان الله رفيق يحب الرفق فی الامر كله. **(مسلم: کتاب البر والصلة)**

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نرم (مہربان) ہے۔ وہ ہر معاملہ میں نرمی کو پسند کرتے ہے۔

عن عائشة رضی الله عنها ان النبی ﷺ قال: ان الله رفيق يحب الرفق' ويعطی علی الرفق مالا يعطی علی العنف وما لا يعطی علی ماسواه. **(مسلم: کتاب البر والصلة)**

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک اللہ مہربان ہے۔ مہربانی کو پسند کرتا ہے اور وہ نرمی پر وہ چیز عطا فرماتا ہے۔ جو (بے جا) سختی پر اور اس کے علاوہ کسی چیز پر عطا نہیں فرماتا۔

عن عائشة رضی الله عنها ان النبی ﷺ قال: ان الرفق لا يكون فی شیء الا زانه ولا ينزع من شیء الا شانه. **(مسلم: کتاب البر والصلة)**

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً نرمی جس چیز میں ہوگی اسے زینت دے گی اور جس چیز سے نکال لی جائے گی اسے عیب دار کر دے گی۔

عن ابی هريرة رضی الله عنه قال: بال اعرابی فی المسجد فقام الناس اليه ليقعوا فيه' فقال النبی ﷺ: دعوه واريقوا علی بوله سجلا من مآء اوذنوبا من مآء' فانما بعثتم ميسّرين ولم تبعثوا معسّرين". **(بخاری: کتاب الصلوٰة)**

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کر دیا۔ لوگ اسے مارنے کو اٹھے تو نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے چھوڑ دو۔ اور پیشاب پر پانی کا ایک ڈول بہا دو۔ کیونکہ تم آسانی پیدا کرنے کے لیے بھیجے گئے ہو۔ مشکل پیدا کرنے کے لیے نہیں بھیجے گئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفہوم :

ا۔ نرم دل انسان ہمدرد خلائق اور خیر خواہ انسانیت ہوتا ہے، نرمی دل کو موہ لینے والا اخلاقی وصف ہے جس کی وجہ سے شخصیت میں ایک نکھار اور کشش پیدا ہوتی ہے۔

۲۔ سختی اور تشدد سے لوگ نفرت کرتے ہیں اور سختی کرنے والے کے دل میں تواضع کے بجائے تکبر اور غرور ہوتا ہے۔

۳۔ رسول اللہ ﷺ حد درجہ نرم دل اور شفقت کرنے والے انسان تھے، حتیٰ کہ حیوانات کو معمولی سے تکلیف پہنچنے پر بھی آپؐ بے چین ہو جایا کرتے تھے۔

سخاوت و فیاضی :

عن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول اللهﷺ " ما من یوم یصبح العباد فیه الا ملکان ینز لان فیقول احدهما: اللهم اعط منفقا خلفا، ویقول الاخر: اللهم اعط ممسکا تلفا.

(بخاری و مسلم: کتاب الزکوٰة)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "ہر دن صبح کے وقت آسمان سے دو فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک کہتا ہے کہ اے اللہ خرچ کرنے والے کو بدل عطا فرما اور دوسرا کہتا ہے (ضرورت کے موقع پر بھی) روک رکھنے والے کو (مال کی) ہلاکت عطا کر۔"

عن عبدالله بن عمرو بن العاص رضی الله عنه ان رجلا سأل رسول اللهﷺ : ای الاسلام خیر؟ قال: تطعم الطعام، وتقرأ السلام علی عرفت ومن لم تعرف.

(بخاری و مسلم: کتاب الایمان)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ "اسلام کی کونسی خصلت بہتر ہے؟" آپ نے ارشاد فرمایا: "تم کھانا کھلاؤ اور سلام کرو خواہ کسی کو پہچانتے ہو یا نہ پہچانتے ہو۔

عن عبدالله بن عمرو بن العاص رضی الله عنه قال قال رسول اللهﷺ اربعون خصلة اعلاها منیحة العنز، ما من عامل یعمل بخصلة منها رجآء ثوابها و تصدیق موعو دها الا ادخله الله تعالیٰ بها الجنة. **(بخاری: کتاب الهبة)**

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد روایت کرتے ہیں کہ ”چالیس خصلتیں ہیں ان میں سب سے اعلیٰ (دودھ وغیرہ کے فائدے کے لیے) بکری کا عطیہ ہے۔ جو شخص بھی ان خصلتوں میں سے کسی پر ثواب کی امید رکھتے ہوئے اور اس پر کیے گئے وعدہ کی تصدیق کرتے ہوئے عمل کرتا ہے اسے اللہ تعالیٰ اس کے عوض جنت میں داخل فرماتے ہیں۔“

مفہوم :

۱۔ کسی ضرورت مند شخص کی کسی بھی شکل میں فی سبیل اللہ امداد کرنا بہت بڑا صدقہ ہے۔ اسی لیے اس حدیث میں نبی ﷺ نے دودھ دینے والی بکری کا عطیہ دینے ایک اعلیٰ نیکی قرار دیا ہے۔

۲۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ کرنے سے مال کم نہیں ہوتا، صدقہ کرنے والے کو اللہ تعالیٰ رزق کے ایسے وسائل مہیا کر دیتا ہے جو اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتے **”ویرزقه من حیث لا یحتسب“** ”ایسی جگہ سے وہ اس بندے کو عنایت کرتا ہے جس کا بندے کو خیال تک نہیں ہوتا“

سچائی کی اہمیت :

عن النبی ﷺ : قال ان الصدق یهدی الی البر وان البر یهدی الی الجنة، وان الرجل لیصدق حتی یکتب عند الله صدیقا. وان الکذب یهدی الی الفجور، وان الفجور یهدی الی النار، وان الرجل لیکذب حتی یکتب عند الله کذابا. **(بخاری : کتاب الادب)**

— رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ” بے شک سچائی نیکی کی طرف راہنمائی کرتی ہے اور بے شک نیکی جنت کی طرف راہنمائی کرتی ہے اور بلاشبہ آدمی سچ بولتا رہتا ہے اور راست بازی سے زندگی گذارتا ہے حتیٰ کہ اللہ کے ہاں اسے صدیق لکھ دیا جاتا ہے اور بے شک جھوٹ نافرمانی کی طرف راہنمائی کرتا ہے اور یقیناً نافرمانی جہنم کی طرف راہنمائی کرتی ہے اور تحقیق آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اسے کذاب (بڑا جھوٹا) لکھ دیا جاتا ہے۔“

عن ابی محمد الحسن بن علی ابن ابی طالب رضی الله عنهما قال حفظت من رسول الله ﷺ دع ما یریبك الی مالا یریبك، فان الصدق طمانینة، والکذب ریبة“.

(مسند احمد: مرویات حسن)

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ چند کلمات (سن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر) یاد کئے (فرمایا) وہ چیز چھوڑ دے جو تجھے شک و شبہ میں ڈال دے اور وہ چیز اختیار کر جو تجھے کھٹک پیدا نہ کرے۔ کیونکہ بلاشبہ سچائی سراسر اطمینان ہے اور جھوٹ سراسر شک واشتباہ ہے۔

عن ابی سفیان صخر بن حرب رضی الله عنه فی حدیثه الطویل فی قصه هر قل' قال هر هرقل: فماذا یامرکم یعنی النبیﷺ قال ابو سفیان قلت: یقول اعبدوا الله وحده لا تشرکوا به شیئا ' واترکوا ما یقول اباؤکم ویامرنا بالصلوۃ' والصدق' والعفاف' والصلة.

(بخاری و مسلم:باب بدء الوحی)

حضرت ابو سفیان صخر بن حرب رضی اللہ عنہ شاہ ہرقل کے قصہ میں اپنی طویل حدیث بیان کرتے ہوئے نقل فرماتے ہیں کہ: ہرقل نے پوچھا کہ وہ (نبی کریم ﷺ) تمہیں کس چیز کا حکم کرتے ہیں؟ ابو سفیان کہتے ہیں میں نے جواباً کہا: وہ فرماتے ہیں کہ ایک اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراؤ اور (جاہلیت کی جو باتیں) تمہارے آباؤاجداد کہتے رہے وہ چھوڑ دو اور وہ ہمیں نماز پڑھنے سچائی اور پاکدامنی اختیار کرنے اور صلہ رحمی کی تاکید فرماتے ہیں۔

مفہوم:

۱۔ جھوٹ بے شمار برائیوں کی جڑ ہے۔

۲۔ سچائی کا راستہ جنت کی طرف جاتا ہے۔

۳۔ جھوٹ اور منافقت انسان کی سیرت و کردار کو بالکل کھوکھلا کر کے رکھ دیتے ہیں جبکہ سچ انسان کی سیرت میں پاکیزگی پیدا کرتا ہے۔

۴۔ تمام انبیاء علیہم السلام کی تعلیمات میں سچ کو بنیادی اہمیت حاصل رہی ہے۔

تواضع وانکساری:

عن عیاض بن حمار رضی الله عنه قال قال رسول اللهﷺ : ان الله اوحی اِلَی تواضعو احتی لا یفخر احد علٰی احد ولا یبغی احد علٰی احد. (مسلم:کتاب الجنة)

حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: "اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی بھیجی ہے کہ ایک دوسرے کے ساتھ تواضع سے پیش آؤ کوئی کسی کے مقابلے میں فخر نہ کرے اور نہ کوئی کسی پر زیادتی کرے۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ ﷺ قال: مانقصت صدقہ من مال، وما زاد اللہ عبدا بعفو الا عزا، وما تواضع احد للہ الا رفعہ اللہ. (مسلم: کتاب البر)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''صدقہ کسی مال کو گھٹاتا نہیں ہے اور جو بندہ درگزر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی عزت میں اضافہ فرماتے ہیں اور جو کوئی اللہ کے لیے عاجزی اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے بلند فرماتے ہیں۔''

عن انس رضی اللہ عنہ انہ مر علی صبیان فسلم علیھم وقال: کان النبی ﷺ یفعلہ.

(بخاری و مسلم: کتاب الادب)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا چند بچوں کے پاس سے گذر ہوا تو آپ نے ان کو سلام کہا اور ارشاد فرمایا کہ نبی ﷺ بھی ایسے ہی کیا کرتے تھے۔

عن أنس رضی اللہ عنہ قال: ان کانت الامۃ من امآء المدینۃ لتاخذبید النبی ﷺ فتنطلق بہ حیث شآءت. (بخاری: کتاب الادب)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ کی باندیوں میں سے کوئی باندی نبی ﷺ کا ہاتھ پکڑ لیتی، پھر اپنی ضرورت کے لیے آپ کو جہاں چاہتی لے جاتی۔

مفہوم:

۱۔ کبریائی صرف اللہ سبحانہ، وتعالیٰ کی ذات کے لیے مخصوص ہے، بندے کا مقام عجز و نیاز کے سوا کچھ نہیں اور حقیقت میں بندگی نام ہی اللہ تعالیٰ کے حضور زیادہ سے زیادہ عاجزی کرنے کا ہے۔ نبی ﷺ کی ذات میں بڑائی اور تکبر نام کو بھی نہ تھا۔

۲۔ آپ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حضور بھی اپنی عاجزی کا اظہار فرماتے رہتے تھے اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کے ساتھ بھی آپ کا سلوک عاجزانہ ہوتا تھا۔ اور معاشرہ کے بظاہر کم درجہ کے افراد بھی آپ پر اعتماد رکھتے تھے اور اپنی ضرورتوں اور حاجتوں میں آپ کی طرف رجوع کرتے تھے اور آپ بلا تکلف ان کی مدد فرمایا کرتے تھے۔

تقویٰ کا اعلیٰ مقام:

عن عطیۃ السعدی قال قال رسول اللہ ﷺ لا یبلغ العبد ان یکون من المتقین حتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یدع مالا باس به حذراً لما به باس. **(مشکوۃ: باب الکسب طلب الحلال)**

عطیہؓ سعدی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بندہ اہل تقوی کا (اعلیٰ) مقام نہیں پا سکتا تاوقتیکہ وہ ان چیزوں کو بھی نہ چھوڑ دے جن میں (بظاہر) کوئی حرج نہیں ہے اس اندیشہ سے کہ کہیں وہ ان چیزوں میں مبتلا نہ ہو جائے جن میں حرج (گناہ) ہے۔''

مفہوم:

۱۔ بعض اوقات جائز امور بھی حرام کاموں کا ذریعہ بن جاتے ہیں' اس لیے ایک مومن کے سامنے صرف جواز کا ہی پہلو نہیں ہونا چاہیے بلکہ اسے اس لحاظ سے بھی چوکنا رہنا چاہیے کہ کہیں یہ جائز کام حرام کا ذریعہ نہ بن جائے۔

۲۔ ہر وہ جائز کام جو حرام کا ذریعہ بن سکتا ہے اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔

متقیانہ زندگی:

عن عائشة ان رسول اللہ ﷺ قال یاعائشة ایاك و محقرات الذنوب فان بها من الله طالبا. **(مشکوۃ: باب البکاء والخوف)**

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے عائشہ! حقیر گناہوں سے بچتی رہنا اس لیے کہ ان کے بارے میں بھی اللہ کے ہاں باز پرس ہوگی۔''

مفہوم:

۱۔ جس طرح کبیرہ گناہ ایک مسلمان کی نجات کو خطرے میں ڈال دیتا ہے اسی طرح صغیرہ گناہ کا معاملہ بھی کم خطرناک نہیں۔ صغیرہ گناہ بظاہر ہلکا نظر آتا ہے لیکن اسے بار بار کیا جائے تو دل زنگ آلود ہو جاتا ہے اور کبائر سے نفرت ختم ہو جاتی ہے۔

۲۔ حافظ ابن قیمؒ نے لکھا ہے کہ: ''گناہ کو نہ دیکھو کہ وہ کتنا چھوٹا ہے بلکہ اس اللہ تعالیٰ کی بڑائی کو سامنے رکھو جس کی نافرمانی کی تم جسارت کر رہے ہو۔''

۳۔ اگر مالک یوم الدین کی عظمت اور اس کے عذاب کی ہولناکیاں پیش نظر ہوں تو پھر چھوٹے سے چھوٹے گناہ پر بھی انسان دلیر نہیں ہو سکتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وسائل وذرائع کی پاکیزگی :

عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ ﷺ ان نفسا لن تموت حتی تستکمل رزقھا الا فاتقوا اللہ واجملوا فی الطلب ' ولا یحملنکم استبطآء الرزق ان تطلبوہ بمعاصی اللہ فانہ لا یدرك ما عندہ الا بطاعتہ. (مشکوۃ. ج ۲: ص ۴۵۲)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی شخص بھی اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ رزق کو حاصل کیے بغیر نہیں مرے گا۔ سنو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو' اور رزق کے حصول میں جائز ذرائع ووسائل کام میں لاؤ۔ رزق کے حصول میں تاخیر تمہیں ناجائز ذرائع اختیار کرنے پر آمادہ نہ کر دے۔ اس لیے کہ اللہ کے پاس جو کچھ بھی ہے وہ صرف اس کی اطاعت ہی سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔''

مفہوم :

۱۔ اگر کبھی انسان کو رزق کے حصول میں ناکامی یا تاخیر محسوس ہو تو اسے مایوسی کا شکار نہیں ہونا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے رزق کی جو مقدار اس کے لیے مقرر کی ہوئی ہے وہ بہر حال دیر یا سویر اسے اس کی مل کر رہے گی۔

۲۔ یوں تو انسان نافرمانی کرتے ہوئے بھی بظاہر خوش حالی اور آرام وراحت سے ہم کنار ہوتا ہے لیکن یہ دراصل اللہ تعالیٰ کی طرف سے مہلت ہوتی ہے جس کے بعد عذاب الٰہی کا تازیانہ برستا ہے۔ اصل راحت وسکون وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے ہوئے حاصل ہو۔

حرام کمائی کے نقصانات :

عن عبداللہ بن مسعود عن رسول اللہ ﷺ قال لایکسب عبد مال حرام فیتصدق منہ فیقبل منہ فیبارك لہ فیہ ولا یترکہ خلف ظھرہ الا کان زادہ الی النار' ان اللہ لا یمحو السییء بالسیئی ولکن یمحو السییء بالحسن ان الخبیث لا یمحو الخبیث.

(مشکوۃ: باب الکسب الحلال)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایسا نہیں ہوتا کہ کوئی شخص حرام مال کمائے' پھر اس میں سے صدقہ دے تو وہ قبول کر لیا جائے اور پھر وہ اپنے مال میں برکت سے بھی نوازا جائے۔ اس کا متروکہ حرام مال اس کے لیے صرف جہنم کا توشہ بن سکتا ہے (اس سے آخرت کی سعادت و کامرانی حاصل نہیں کی جاسکتی) بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی سنت یہ ہے کہ وہ برائی سے برائی کو نہیں مٹاتا بلکہ برائی کو بھلائی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ختم کرتا ہے (یہ ایک حقیقت ہے کہ) نجاست سے نجاست کو مٹا کر پاکیزگی نہیں حاصل کی جا سکتی۔"

مفہوم :

۱۔ اس روایت سے یہ بات واضح ہے کہ محض مقصد کا پاک ہونا ہی کافی نہیں ہے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ وسائل وذرائع کی پاکیزگی بھی ضروری ہے۔

۲۔ حرام مال سے صدقہ یا خیرات اللہ کے ہاں قبول نہیں ہے اور جو حرام مال آدمی مرنے کے بعد اپنے ورثاء کے لیے چھوڑ جاتا ہے اس کا بھی اس کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا بلکہ وہ مال بھی اس کے لیے وبال ثابت ہوتا ہے اور اسے جہنم میں لے جانے کا سبب بنتا ہے۔

مرکز تقویٰ :

عن ابی هریرة قال قال رسول الله ﷺ المسلم اخو المسلم لایظلمه ولا یخذله ولا یحقره' التقوی ههنا ویشیر الی صدره ثلث مرار' بحسب امرء من الشر ان یحقر اخاه المسلم' کل المسلم علی المسلم حرام دمه وما له وعرضه . (مشکوٰة : باب الشفقة)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان' مسلمان کا بھائی ہے' نہ اس پر ظلم کرے اور نہ اسے بے یار و مددگار چھوڑے۔ اور نہ اس کو حقیر سمجھے۔ تقویٰ یہاں ہے"(تین بار) آپؐ نے اپنے سینے کی طرف اشارہ فرمایا۔ مزید آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔"انسان کے لیے اتنا شر کافی ہے کہ وہ مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے' ہر مسلمان کا خون' مال اور آبرو تمام مسلمانوں پر حرام ہے"

مفہوم :

۱۔ اسلامی اخوت کا تقاضا ہے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان پر نہ خود ظلم کرے' نہ اس کو ظالموں کے حوالے ہونے دے اور نہ اپنی مالی' خاندانی' جسمانی اور علمی برتری کی بنا پر دوسرے کو حقیر سمجھے۔

۲۔ تقوی کا اصل مرکز دل ہے۔ اگر دل کی سرزمین میں تقویٰ کا بیج جڑ پکڑ جائے تو پھر انسان کا ظاہر بھی اعمالِ صالحہ کے برگ وبار سے سرسبز و شاداب ہو جاتا ہے' لیکن اگر دل میں تقویٰ کا نام و نشان ہی نہ ہو تو پھر ظاہری متقیانہ نقش و نگار سے نہ کردار میں خوشگوار تبدیلی آتی ہے اور نہ انسان کی آخرت ہی سنورتی ہے۔

۳۔ مسلم معاشرہ میں ہر مسلمان کی جان' مال اور آبرو قابل احترام ہے کسی مسلمان کی جان' مال' آبرو پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حملہ کرنا بدترین معصیت ہے' اس کی سزا دنیا میں بھی سخت ہے اور آخرت میں بھی ایسا شخص خدا کے عذاب سے چھٹکارا نہیں پا سکتا۔

علامت تقویٰ :

عن الحسن بن علی قال حفظت من رسول اللہ ﷺ دع ما یریبك الی مالا یریبك فان الصدق طمانینة و الکذب ریبة۔ (مشکوة : باب الکسب)

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے یہ کلمات یاد کر لیے ہیں : جو چیز شک میں مبتلا کرنے والی ہو اسے چھوڑ کر اس چیز کو اختیار کر لو جو شک و شبہ سے بالاتر ہو۔ اس لیے کہ سچائی سراپا سکون و اطمینان ہے اور جھوٹ سراپا شک و تذبذب۔''

مفہوم :

۱۔ اگر کوئی معاملہ دلائل و قرائن کی بنا پر مشتبہ ہو اور حلّت و حرمت (حلال اور حرام ہونے) کا کوئی واضح پہلو سامنے نہ آتا ہو تو پھر شک و تذبذب کی حالت میں مبتلا ہونے کے بجائے ایسا قدم اٹھایا جائے جس کی بنیاد یقین یا کم از کم گمان غالب پر ہو۔

۲۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ خواہ مخواہ وہم میں مبتلا ہو کر شکوک و شبہات پیدا کیے جائیں اور حلال چیزوں کو چھوڑ دیا جائے۔

متقی لوگوں کی پہچان :

عن اسمآء بنت یزید انها سمعت رسول اللہ ﷺ یقول الآ انبئکم بخیارکم قالوا بلی یا رسول اللہ قال خیارکم الذین اذا رؤوا ذکر اللہ۔ (مشکوة: باب الحب)

اسماءؓ بنت یزید سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا : ''کیا میں تمھیں تم میں سے بہتر لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں ؟ لوگوں نے عرض کیا : ''کیوں نہیں'' !آپ ﷺ نے فرمایا : ''تم میں بہتر لوگ وہ ہیں کہ انھیں دیکھ کر خدا یاد آ جاتا ہے۔''

مفہوم :

۱۔ جب کسی دل میں تقوی کی فروانی ہوتی ہے تو اس کے اثرات اس کے ظاہر میں بھی نمایاں ہو جاتے ہیں۔ ایک مومن اپنی فراست و ذہانت سے ایسے شخص کو دیکھ کر سمجھ جاتا کہ یہ مرد حق ہے' متقی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انسان ہے کہ جس کی خشیت الٰہی نے اس کے گرد و پیش کو متاثر کیا ہوا ہے۔

۲۔ صاحب کردار شخص کے اثرات لازماً ماحول پر پڑتے ہیں۔ایسے لوگوں اور ان کے اقوال و افعال سے فیضیاب ہونے کی کوشش کرنی چاہیے۔

تقویٰ میں غلو :

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال النبیﷺ اذا دخل احدکم علی اخیہ المسلم فلیاکل من طعامہ ولایسئل ویشرب من شرابہ ولا یسئل. (رواہ البیھقی : کتاب الاطعمۃ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : ''جب تم میں سے کوئی اپنے مسلمان بھائی کے پاس پہنچے تو اس کے کھانے میں سے کھالے اور چھان بین نہ کرے اور اس کے پینے کی چیزوں میں سے پی لے اور پوچھ گچھ نہ کرے۔''

مفہوم :

۱۔ یعنی حسن ظن سے کام لیتے ہوئے کسی مسلمان کے ہدیے یا دعوت کے موقع پر حرام و حلال کی چھان بین کا سوال نہ اٹھایا جائے۔

۲۔ ایک مسلمان سے یہی توقع رکھنی چاہیے کہ وہ خود بھی حلال کھاتا ہے اور اپنے اہل و عیال اور احباب ورفقاء کو بھی حلال طیب ہی کھلاتا ہے۔

ضرورت سے زیادہ دنیوی اسباب ووسائل نہ جمع کرنے کی تلقین :

عن ابن مسعود قال قال رسول اللہﷺ لا تتخذوا الضیعۃ فترغبوا فی الدنیا.

(مشکوۃ: کتاب الرقاق)

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا : ''جائدادیں اور جاگیریں نہ بناؤ کہ پھر دنیا ہی کے ہو کے رہ جاؤ گے۔''

مفہوم :

۱۔ دوسری روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ جائز حدود میں رہتے ہوئے مکان بنانا' زمینیں رکھنا گناہ نہیں ہے۔

۲۔ یہاں اس معاملہ میں اس افراط سے روکا گیا ہے جس کی وجہ سے انسان کے پیش نظر صرف زمین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برائے خوردن (صرف کھانے پینے اور دنیا کے حصول کے لیے زندہ رہنا) کا اصول ہوتا ہےاور وہ اپنے اصل مقصدِ زندگی کو فراموش کر بیٹھتا ہے۔

عن عبدالرومی قال دخلت علی أم طلق فقلت ما اقصر سقف بیتك هذا قالت یا بنی ان امیر المؤمنین عمر بن الخطاب کتب الی عماله ان لا تطیلوا بنآئکم فانه مِنْ شَرِّ ایامکم.

(الادب المفرد. ص ٦٦)

عبد رومی سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا کہ میں اُمِّ طَلَق کے پاس گیا۔ میں نے کہا: "آپ کے مکان کی چھت کیا ہی چھوٹی ہے" ام طلق نے جواب دیا: بیٹے! امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے عُمّال کو لکھا تھا: "بلند وبالا عمارتیں نہ بناؤ کیونکہ (یہ طرز عمل) بدترین زمانہ (کی نشانی) ہے۔"

عن ابی امامة قال قال رسول اللهﷺ الا تسمعون الا تسمعون ان البذاذة من الایمان ان البذاذة من الایمان. **(ابو داوٗد : کتاب اللباس)**

بروایت ابو امامہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگو! کیا تم سنتے نہیں ہو؟ کیا تم سنتے نہیں ہو؟ بلا شبہ سادگی ایمان کی نشانی ہے"۔

مفہوم :

۱۔ بذاذہ (سادگی) سے مراد یہاں ایسی زندگی ہے جس میں تکلف اور تصنع کی ملاوٹ نہ ہو۔

۲۔ خوش پوشی اور زینت پسندی سے اسلام روکتا نہیں ہے لیکن اگر یہی ذوق حد سے تجاوز کر جائے تو انسان اسراف، فضول خرچی اور فخر و نمائش میں اپنی دولت کھپا دیتا ہے۔ اس بنا پر اسلام تنعم (عیش پسندی) اور رہبانیت (ترک دنیا) کے درمیان ایک بیچ کی راہ اختیار کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ اس چیز کو اس روایت میں لفظ "بذاذہ" سے تعبیر کیا گیا ہے۔

عن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول اللهﷺ ما استکبر من اکل معه خادمه ورکب الحمار بالاسواق واعتقل الشاة فحلبها. **(الادب المفرد. باب الکبر)**

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایسا شخص تکبر و غرور سے پاک ہے جس کا خادم اس کے ساتھ ہی شریک طعام ہوتا ہے۔ بازار میں گدھے کی سواری بھی کر لیتا ہے، بکری پال کر اسے دُودھ بھی لیتا ہے۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عن عمرة قيل لعآئشة ماذا كان رسول اللهﷺ يعمل في بيته؟ قالت كان بشر من البشر يفلي ثوبه ويحلب شاته. (الادب المفرد. باب مايعمل الرجل في بيته)

عمرۃ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ ﷺ کے گھر میں کیا مشاغل تھے؟ انھوں نے کہا: ''آپ ﷺ انسانوں میں سے ایک انسان تھے۔ کپڑوں میں سے جوئیں نکال لیا کرتے تھے اور بکری کا دودھ دُوہ لیا کرتے تھے۔''

عن معاذ بن جبل ان رسول اللهﷺ لما بعثه الى اليمن قال اياك والتنعم فان عبادا الله ليسوا بالمتنعمين. (مشكوٰة : باب فضل الفقراء)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے ان کو یمن کی طرف روانہ کیا تو فرمایا: ''اے معاذؓ دیکھنا عیش پسند زندگی سے بچنا۔ اس لیے کہ اللہ کے بندے عیش پسند زندگی نہیں گزارتے۔''

مفہوم:

ا۔ تجمّل (صفائی، پاکیزگی اور خوش پوشاکی کا اہتمام) اور تَنَعُّم (مسرفانہ اور عیش پسندی) دونوں میں فرق ہے۔ تجمل خود رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے، جیسا کہ حدیث میں آتا ہے۔ جب آپ ﷺ نیا لباس زیب تن فرماتے تو آپ ﷺ کی دعا میں یہ الفاظ بھی ہوتے: **اتجمل به في حياتي** دوسری روایت میں ہے: **وكان يتجمل للوفود** (آپ ﷺ مہمانوں کے لیے خوش وضع لباس پہنتے۔) لیکن تجمل میں غلو کیا جائے تو تنعم (عیاشی) کی سرحد شروع ہو جاتی ہے۔ اور اگر تجمل میں تفریط (کمی) کی جائے تو راہبانہ زندگی کا سرا سامنے آجاتا ہے۔ باقی رہا افراط و تفریط کی ان دونوں سرحدوں کا تعین، تو اس کو شریعت نے مومن کے اپنے زندہ اور صاحب بصیرت ضمیر پر چھوڑا ہے۔ (**استفت قلبك**) ''یعنی اپنے دل سے پوچھ لے'' یہ ارشاد اسی قسم کے مواقع کے لیے ہے۔

عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال قال رسول اللهﷺ كلوا واشربوا وتصدقوا والبسوا مالم يخالط اسراف ولا مخيلة. (مشكوة : كتاب اللباس)

عمرو بن شعیب اپنے والد شعیب سے اور شعیب عمرو کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کھاؤ، پیو، پہنو اور صدقہ دو۔ اور (اس معاملہ میں یہ احتیاط ملحوظ رکھو کہ تمہارے اس طرز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمل میں) تکبر اور اسراف کی آمیزش نہ ہو۔"

میانہ روی :

عن عبداللہ بن سرجس ان النبیﷺ قال السمت الحسن والتؤدة والاقتصاد جزء من اربع وعشرین جزء ا من النبوة. **(ترمذی : کتاب الادب)**

عبداللہ بن سرجس سے روایت ہے کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا: "حسن سیرت (نیک چال چلن) بردباری اور میانہ روی نبوت کے اجزاء میں سے چوبیسواں حصہ ہے۔"

مفہوم :

۱۔ یعنی یہ خصائل انبیاء کرامؑ کی سیرت میں نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ جو شخص جس قدر ان کو اپنائے گا اسی لحاظ سے وہ انبیاء کرامؑ کی پیروی میں کمال حاصل کرے گا۔

۲۔ اقتصاد (میانہ روی) کی صورت یہ ہے کہ زندگی کے معاملات میں افراط و تفریط کے بجائے اعتدال کو اپنایا جائے مثلاً اسراف اور بخل یہ دونوں افراط و تفریط کے پہلو ہیں۔ ان کے درمیان جود و سخاوت کا طریقہ اختیار کرنا معتدل طرز عمل ہے۔ شریعت نے زندگی کے ہر معاملہ میں اسے ملحوظ رکھا ہے۔

عن عمار قال سمعت رسول اللہﷺ یقول ان طول صلوة الرجل و قصر الخطبة مئنة من فقهه فأطیلوا الصلوٰة واقصروا الخطبة وان من البیان لسحرا. **(مشکوة : باب الخطبة)**

عمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا "نماز میں طوالت اور خطبہ میں اختصار انسان کے فقیہ (سمجھ دار) ہونے کی نشانی ہے۔ پس تم نماز لمبی کرو، اور خطبہ (تقریر) میں اختصار سے کام لو۔ بلاشبہ بعض بیان جادو کا سا اثر رکھتے ہیں۔"

مستقل مزاجی :

عن عائشة قالت قال رسول اللہﷺ ان احب الدین الی اللہ مادام علیه صاحبه .

(بخاری، مسلم. مشکوة. باب القصد فی العمل)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا: "دین کے کاموں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ کام وہ ہے جو آدمی مستقل مزاجی اور پابندی سے کرے۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفہوم :

۱۔ استقلال کے ساتھ اگر تھوڑا سا بھی کام کیا جائے تو وہ نتائج کے لحاظ سے اس سے کہیں بہتر ہے کہ انسان وقتی جوش کے ماتحت کچھ ہنگامی کام کر ڈالے اور پھر طویل عرصے کے لیے خاموش ہو کر رہ جائے۔

۲۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ عمل وہ ہے جو مستقل مزاجی سے کیا جائے خواہ کم ہی ہو۔

عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول اللهﷺ يا عبد الله لاتكن مثل فلان كان يقوم الليل فترك قيام الليل. (مشكوة. باب التحريض علي قيام الليل)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے عبداللہ! تم فلاں شخص کی طرح نہ ہو جانا جو رات کو تہجد کے لیے اٹھتا تھا پھر اس نے یہ عمل چھوڑ دیا۔''

مفہوم :

فرائض و واجبات کی ادائیگی میں تو پابندی ناگزیر ہے ہی لیکن نوافل میں بھی اس کا اہتمام ہونا چاہیے۔

توکل :

عن انس قال قال رجل يا رسول اللهﷺ اعقلها واتوكل او اطلقها واتوكل؟ قال اعقلها وتوكل. (ترمذی:باب التوكل)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: ''اے اللہ کے رسول ﷺ! میں اونٹ کو باندھ کر توکل اختیار کروں یا اسے چھوڑ کر؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے باندھ لے اور پھر اللہ پر توکل کر۔''

عن عمر رضي الله عنه قال سمعت رسول اللهﷺ يقول لو انكم تتو كلون على الله حق توكله لرزقكم كما يرزق الطير تغدوا خماصا و تروح بطانا. (مشكوة. باب التوكل)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اگر تم اللہ پر اس طرح توکل کرو جس طرح کہ توکل کرنے کا حق ہے تو وہ تم کو اس طرح روزی دے جس طرح کہ پرندوں کو روزی دی جاتی ہے، صبح سویرے خالی پیٹ (آشیانوں سے) نکلتے ہیں اور شام کو آسودہ ہو کر پلٹتے ہیں۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفہوم :

۱۔ پرندوں کے ساتھ تشبیہ دے کر رسول اللہ ﷺ نے اس حقیقت کو بے نقاب کیا ہے کہ توکل یہ نہیں ہے کہ انسان ہاتھ پیر توڑ کر گھر میں بیٹھا رہے بلکہ توکل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے اسباب و وسائل کو اختیار کرے اور نتائج اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دے۔

۲۔ توکل کا حقیقی مفہوم ہی یہ ہے کہ بندہ وسائل کو بروئے کار لا کر نتائج کو اللہ کے حوالے کر دے۔

عن عوف بن مالك ان النبی ﷺ قضى بين رجلين فقال المقضى عليه لما ادبر حسبى الله و نعم الوكيل فقال النبی ان الله تعالى يلوم على العجز ولكن عليك بالكيس فاذا غلبك امر فقل حسبى الله ونعم الوكيل. (رواه ابو داوٗد . مشكوة. باب الاقضيه)

عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ فرمایا، تو جس کے خلاف فیصلہ ہوا تھا اس نے پلٹتے ہوئے کہا : حسبی اللہ و نعم الوکیل آنحضور ﷺ نے فرمایا : ”اللہ تعالیٰ کے ہاں بے ہمتی قابل ملامت ہے تمہیں تو بلند ہمتی اور عزم سے کام لینا چاہیے۔ (اس کے باوجود) جب تم مغلوب ہو جاؤ تو کہو : حسبی اللہ و نعم الوکیل۔“

توکل کا نمونہ :

عن ابن عباس قال حسبنا الله ونعم الوكيل قالها ابراهيم حين القى فى النار وقال محمد ﷺ حين قالوا ان الناس قد جمعوا لكم فاخشوهم فزادهم ايمانا وقالوا حسبنا الله و نعم الوكيل. (صحيح بخارى: كتاب التفسير)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا : ”**حسبنا اللہ و نعم الوکیل**“ (کافی ہے ہم کو اللہ اور وہ کیا خوب کارساز ہے) یہ جملہ حضرت ابراہیمؑ نے اس وقت کہا جب وہ آگ میں ڈالے گئے اور (یہی جملہ) حضرت محمد ﷺ نے کہا جبکہ لوگوں نے (مسلمانوں سے غزوۂ احزاب کے موقع پر) کہا لوگ (دشمن) تمھارے (مقابلہ) کے واسطے جمع ہو گئے ہیں ان سے ڈرو۔ (اس دھمکی نے) مسلمانوں کے ایمان میں اور اضافہ کر دیا، اور انھوں نے کہا : **حسبنا اللہ و نعم الوکیل۔**“

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاصہ

ا۔ اسلام کا نظام اخلاق :

وہ علم جو انسان کو یہ بتائے کہ وہ فضائل کیا ہیں جن سے فطری و عملی طور پر مزین ہونے کی ضرورت ہے اور وہ رذائل کون کون سے ہیں جن سے انسان محفوظ رہ سکتا ہے' اسے علم اخلاق کہا جاتا ہے۔

علم اخلاق کا اصل مقصد یہ ہے کہ وہ انسان کے سامنے خیر اور شر اور نیکی و بدی کو واضح کرتا ہے۔ اور انسان کے علم و عمل کے لیے ایک بہتر معیار پیش کرتا ہے۔

مثلاً سچائی' انصاف' پاس عہد اور امانت غریبوں و ناداروں کی مدد کو ہمیشہ سے انسانی اخلاقیات میں تعریف کا مستحق سمجھا گیا ہے اور کسی دور میں بھی جھوٹ' ظلم' بد عہدی اور خیانت کو پسند نہیں کیا گیا۔

اس سے معلوم ہوا کہ انسانی اخلاقیات دراصل وہ عالم گیر حقیقتیں ہیں جن کو انسان جانتے چلے آرہے ہیں یعنی نیکی اور بدی کوئی ڈھکی چھپی چیزیں نہیں ہیں جنہیں ڈھونڈ نکالنے کی ضرورت ہو۔ وہ تو انسان کی جانی پہچانی چیزیں ہیں جن کا شعور انسانی فطرت میں ودیعت کیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید اپنی زبان میں نیکی کو "معروف" جانی پہچانی چیز اور بدی کو "مُنکو" (انجانی اور خلاف فطرت چیز) کہتا ہے یعنی نیکی وہ چیز ہے جسے سب انسان بھلائی جانتے ہیں اور منکر وہ ہے جسے کوئی بھلائی کی حیثیت سے نہیں جانتا۔

اخلاق کا تعلق بندے اور خالق کے باہمی رشتے سے نہیں بلکہ ان تعلقات سے ہے جو انسانوں اور انسانوں کے درمیان قائم ہوتے ہیں معاشی لین دین ہو یا سیاسی معاملات' سماجی برتاؤ ہو یا افراد خاندان سے سلوک اسلام سب کو اخلاقی اصولوں کے مطابق انجام دینے کی تلقین کرتا ہے۔

ب۔ عملی زندگی پر اثرات :

اخلاقیات کا انسان کی عملی زندگی کے ساتھ گہرا تعلق ہے یہی وجہ ہے کہ ان محاسن اور خوبیوں کے بہترین معاشرتی اور سماجی نتائج مرتب ہوتے ہیں۔

اسلامی اخلاقیات کی بنیاد تقویٰ (خوف خدا) ہے' جب بندہ ہر قدم اٹھانے سے قبل اللہ کی پسند و ناپسند کو دیکھ لے اور اللہ کی رضا کو ہر چیز پر مقدم رکھے تو یہی وصف تقویٰ کہلاتا ہے۔ تقویٰ کے دو لوازم ہیں ایک تو ہر شعبہ زندگی میں اللہ تعالیٰ کی مکمل اطاعت اور دوسرا اپنا محاسبہ کرتے ہوئے مسلسل نیکی کی کوشش' گویا سیرت و کردار کی پاکیزگی میں تقویٰ اور محاسبہ نفس کا بنیادی کردار ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرا اہم وصف صبر ہے' صبر کے نتیجہ میں تکلیفوں اور ناگواریوں کو برداشت کرنے کا حوصلہ اور ناموافق حالات میں حق وصداقت پر مضبوطی سے جمے رہنے کی جرأت پیدا ہو جاتی ہے قرآن مجید نے اہل ایمان کے لیے صبر کو ایک قوت کا ذریعہ قرار دیا ہے' ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿يٰا ايها الذين آمنوا استعينو بالصبر و الصلوٰة﴾ (البقرۃ ۲ : ۱۵۳) "اے ایمان والو! صبر اور نماز سے مدد حاصل کرو"۔

اسی طرح سچائی اور راستبازی کا زندگی پر یہ اثر پڑتا ہے کہ اس سے انسان کے ظاہر وباطن میں پوری طرح یکسانیت آجاتی ہے اور زندگی ہر طرح کے نفاق' دغا اور فریب سے پاک ہو جاتی ہے' اسی طرح دلوں کو جوڑنے والی چیز مخلصانہ محبت آپس کی خیر خواہی اور ہمدردی ہے' ان صفات سے ایک مثالی اسلامی معاشرے کا قیام عمل میں آتا ہے جس کے افراد درحقیقت ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جاتے ہیں' جس کے اندر فساد ڈالنے کے لیے شیطان کو کوئی شگاف نہیں مل سکتا اور باطل قوتیں اس سے ٹکرا ٹکرا کر صرف اپنا ہی سر پھوڑ لیتی ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان پسندیدہ صفات کو انفرادی اور اجتماعی سطح پر اپنانے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں ایک مثالی اسلامی معاشرے کی تشکیل میں اپنا بہترین کردار ادا کرنے کی ہمت اور اخلاقی جرات عطا فرمائے۔ آمین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مراجع

یونٹ نمبر13

ا۔ اصلاحی' امین احسن اصلاحی	تزکیہ نفس'	ملک سنز پبلیشرز فیصل آباد	
۲۔ عمر پوری' عبدالغفار حسن'	انتخاب حدیث'	اسلامک پبلی کیشنز' لاہور	۱۹۹۸ء
۳۔ کاندھلوی' محمد احتشام الحق'	معارف السنہ'	اسلامک انٹر نیشنل پبلشرز' لاہور	
۴۔ مودودی' سید ابوالاعلیٰ'	تفہیم الاحادیث'	ادارہ معارف اسلامی' لاہور	
۵۔ ندوی' جلیل احسن'	سفینہ نجات'	ادارہ ترجمان القرآن' لاہور	
٦۔ ندوی' جلیل احسن'	زاد راہ'	ادارہ ترجمان القرآن' لاہور	
۷۔ ندوی' جلیل احسن'	راہ عمل	ادارہ ترجمان القرآن' لاہور	
۸۔ نعمانی' محمد منظور'	معارف الحدیث'	دارالاشاعت' کراچی	

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ